آسان عروض اور شاعری کی بنیادی باتیں

قسط۔۱۷

سرور عالم راز سرورؔ

تمہید:

عروض پر مضامین کے اِس سلسلہ میں اب تک اُن بحور پر گفتگو کی گئی ہے جو اُردو شاعری میں اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں استعمال ہوتی ہیں۔ نو (۹) بحریں ایسی بھی ہیں جو ہمارے یہاں اپنی سالم شکلوں میں کبھی استعمال نہیں کی گئی ہیں یعنی یہ صرف مزاحف شکلوں میں ہی لکھی گئی ہیں: بحر مُضارِع، بحر جدید، بحر خفیف، بحر سریع، بحر قریب، بحر مُجتث، بحر مُقتَضَب؛ بحر مُنسرِح اور بحر وافِر۔ ان کی تفاعیل اس سے قبل دی جا چکی ہیں۔ اِن تفاعیل پر ایک نظر ہی یہ بتانے کے لئے کافی ہے کہ ان میں غنائیت، موسیقیت اور روانی بہت کم ہے یا تقریباً بالکل ہی مفقود ہے۔ اُردو شاعری میں ان خصوصیات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ جو بحریں ان خصوصیات سے زیادہ متصف ہیں وہ اتنی ہی زیادہ مقبول بھی ہیں۔ زحافات کے استعمال سے ان بحروں میں رَوانی اور غنائیت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود ان نو بحروں میں سے بہت کم کو قبول عام حاصل ہو سکا ہے۔ زیر نظر قسط سے انھیں نو بحروں پر گفتگو کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ حسب ضرورت دو یا تین بحروں کا بیان ایک ہی مضمون میں کیا جائے گا جیسا کہ قسط۔۱۶ میں بھی کیا گیا ہے۔

بحر مضارع

مضارع۔۱: تقریب

بحر مضارع مسدس الاصل ہے (تفعیل: مُفاعیلُن؛ فاع لاتُن؛ مُفاعیلُن) لیکن اُردو میں اس

کو مشمن زیادہ استعمال کیا گیا ہے اور اسی مناسبت سے اس کی تفعیل میں پہلے افاعیل (مفاعیلن) کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ڈاکٹر جمال الدین جمال نے اس کا وقوع اُردو غزلیہ شاعری میں تقریباً ۱۸ فی صد بتایا ہے۔اس لحاظ سے بحر مضارع اُن بحروں کے برابر ہو جاتی ہے جو اپنی سالم اور مزاحف دونوں شکلوں میں لکھی جاتی ہیں۔زیر نظر گروہ کی باقی آٹھ بحریں مقبولیت کے اس تناسب کو نہیں پہنچ سکی ہیں۔

مضارع۔۲:بحر مضارع کی تفعیل

بحر مضارع کی تفعیل درج ذیل ہے۔اس بحر میں فاع لاتُن (منفصل)استعمال ہوتا ہے:

مُفاعیلُن؛ فاع لاتُن؛ مُفاعیلُن؛ فاع لاتُن

مضارع۔۳:زِحافات

بحر مضارع کے زِحافات مختلف کتابوں میں مختلف درج ہیں۔

ڈاکٹر جمال الدین جمالؔ کی کتاب:تفہیم العروض:میں درجِ ذیل زحافات دیے گئے ہیں:

(۱) مَفعولُن (۲) فَعولُن (۳) فَعولان (۴) فَعَل (۵) فَعول (بہ سکونِ لام)

(۶) فاعِلیان (۷) فاعِلُن (۸) فاعلان (۹) فاع (۱۰) فَع

چونکہ بحر مضارع میں فاع لاتن (منفصل) استعمال ہوتا ہے اس لئے اِس میں فاعلاتن (متصل) کے زحافات نہیں باندھے جاسکتے ہیں۔البتہ جمال الدین صاحب نے اتنی رعایت قابل قبول سمجھی ہے کہ اس بحر میں خود فاعلاتُن (متصل) کو ایک زحاف کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔اس طرح ان کی فہرست میں کُل گیارہ زِحافات گنے جاسکتے ہیں۔

مرزا یاسؔ عظیم آبادی نے اپنی کتاب:چراغِ سخن:میں درجِ ذیل زِحافات دیے ہیں:

(۱)مُفاعِلُن (۲)مُفاعیلُ (بہ ضمِ لام) (۳)مُفاعیل (بہ سکونِ لام) (۴)فَعولُن

(۵)مَفعولُن (۶)مُفاعیلان (۷)مَفعولُ (بہ ضمِّ لام) (۸)فاعِلُن (۹)فَعول (بہ سکونِ لام) (۱۰)فاع (۱۱)فَع (۱۲)فَعلان (بہ سکونِ عین) (۱۳)مَفعولان (۱۴) فَعَل

(۱۵) فَعِلان (۱۶) فاع لاتُ (بہ ضمِّ تا) (۱۷) فاع لات (بہ سکونِ تا) (۱۸) فاع لُن

(۱۹) فاع لیان (۲۰) فَعلُن (بہ سکونِ عین) (۲۱) فاع لاتُن

مرزا یاسؔ صاحب نے بھی فاع لاتُن کو ایک زحاف کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔

مولوی نجم الغنی نجمیؔ نے اپنی کتاب: بحر الفصاحت: میں مندرجہ ذیل زحافات لکھے ہیں:

(۱) فاع (۲) فَع (۳) مَفعو لُن (۴) مَفعول (۵) فاع لیان (۶) فاع لُن (۷) مُفاعیل

(۸) فاع لات (۹) فاع لان (۱۰) فاع لاتُن (۱۱) مُفاعیلُن (۱۲) مُفاعیلان

(۱۳) فَعو لُن

زحافات میں یہ اختلافات ذہنی انتشار اور سوالات پیدا کرنے کے لئے کافی ہیں۔ خوش قسمتی سے شاعری کرنے کے لئے زحافات کو یاد رکھنے کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ ان سے سرسری واقفیت کافی ہے۔ اِن مضامین میں اپنائے گئے موقف کی تائید و تقلید میں یہاں وہ سارے زحافات قابل قبول سمجھے جائیں گے جو اوپر دی ہوئی کسی فہرست میں بھی موجود ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے بحر مضارع میں درج ذیل زحافات قابل قبول ہیں۔ اس فہرست میں یکساں زحافات کو یکجا کر دیا گیا ہے۔:

(۱) فاع (۲) فَع (۳) مَفعو لُن (۴) مَفعولان (۵) مَفعول (بسکونِ لام)؛ مَفعولُ (بہ ضم لام) (۶) مُفاعیل؛ مُفاعیلُ؛ مُفاعِلُن؛ مُفاعیلُن؛ مُفاعیلان (۷) فَعَل (۸) فَعلُن (۹) فَعِلان؛ فَعلان (۱۰) فَعو لُن (۱۱) فاعِلُن؛ فاع لان؛ فاعِلیان؛ فاع لُن؛ فاع لان؛ فاع لیان (۱۲) فاع لات؛ فاع لاتُ (۱۳) فاع لاتُن

مضارع۔۴: بحر مضارع کی تفاعیل

نیچے بحر مضارع کی متعدد تفاعیل دی جا رہی ہیں۔ ان میں سے اکثر اُردو میں مستعمل نہیں ہیں۔ جو تفاعیل ہمارے یہاں باندھی گئی ہیں ان میں سے اکثر کی مثالیں اشعار کی تقطیع کے تحت دی جائیں گی۔

(۱) مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(۲) مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعِلیان

(۳)مَفعولُ فاعِلیان مَفعولُ فاعلاتُن

(۴)مَفعولُ فاعِلیان مَفعولُ فاعِلیان

(۵)مَفعولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعِلُن

(٦)مَفعول فاعلاتُن مَفعول فاعلاتُن

(۷)مُفاعیلُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(۸)مُفاعیلُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعِلُن (تفعیل۷ پر تسکینِ اوسط سے حاصل)

(۹)مُفاعیلُ فاعلاتُ مَفاعیلُ فاعلان

(۱۰)مُفاعیلُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلان (تفعیل۹ پر تسکینِ اوسط سے حاصل)

(۱۱)مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلاتُن

(۱۲)مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیل فاعِلُن

(۱۳)مَفعولُ فاعلاتُن مُفعولُ فاعِلُن (تفعیل۱۲ پر تسکین اوسط سے حاصل)

(۱۴)مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان

(۱۵)مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلان (تفعیل۱۴ پر تسکینِ اوسط سے حاصل)

(۱٦) مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فَع

(۱۷) مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاع

(۱۸)فاعِلُن فاعلاتُن فاعِلُن فاعلاتُن

(۱۹)مُفاعِلُن فاعلاتُن مُفاعِلُن

(۲۰)مُفاعیلُ فاعلاتُ فَعولُن

(۲۱) مُفاعیلُ فاعلاتُ فَعولان

(۲۲) مُفاعیلُ فا ع لاتُ فَعَل

(۲۳) مُفاعیلُ فا ع لاتُ فَ ع ول

(۲۴)مُفاعیلُ فا ع لاتُن مَف ع و لُن

(۲۵) مَف ع ولُ مُفاعیلُ فا ع لاتُن

(۲۶)مَف ع ولُ مُفاعیلُ فا عِلُن

(۲۷)مَف ع ولُ مُفاعیلُ فا عِلیان

(۲۸)مَف ع ولُ فا ع لاتُ مفاعیلُن

(۲۹)مَف ع ولُ فا ع لاتُ مُفاعیلان (تفاعیل۲۸،۲۹ کا اجماع جائز ہے)

(۳۰) مَف ع ولُ فا ع لاتُ فَ ع و لُن

(۳۱)مَف ع ولُ فا ع لاتُ فَ ع ولان (تفاعیل۳۰،۳۱ کا اجماع جائز ہے)

حاشیہ: اوپر تسکینِ اوسط کا ذکر کیا گیا ہے۔ تسکین اوسط ایک زحاف ہے جس کی تفصیل آگے کسی مضمون میں پیش کی جائے گی۔یہاں ان تفاعیل کو صرف قبول کرنے کی ضرورت ہے۔

مضارع۔۵:بحر مضارع کے اشعار کی تقطیع

پوچھا کسی نے مجھ کو اُن سے کہ کون ہے یہ

پوچا کِ؛ سی نِ مج کو؛ اُن سے کِ؛ کونَ ہے یہ

مَف ع ولُ فا ع لاتُن مَف ع ولُ فا ع لاتُن

تو بولے ہنس کے یہ بھی ہے اک غلام میرا

توبولِ؛ ہَس کِ یہ بی: ہے اِک غُ؛ لامَ مے را

مَف ع ولُ فا ع لاتُن مَف ع ولُ فا ع لاتُن

(سید انشآ)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں

وے صُ و رَ ؛ تے اِلا ہی ؛ کِس دے سَ ؛ بسْ تِ یا ہے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

اب دیکھنے کو جن کے آنکھیں ترستیاں ہیں

اب دے کَ ؛ نے کُ جن کے ؛ آ کِ تَ ؛ رَس تِ یا ہے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(مرزا محمد رفیع سوداؔ)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

میں اور بزمِ مے سے یوں تشنہ کام آؤں

مے اُو رَ ؛ بزمِ مے سے ؛ یوں تش نَ ؛ کامَ اا وو

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

گر میں نے کی تھی توبہ، ساقی کو کیا ہوا تھا

گَ رمے نِ ؛ کی تِ توبہ ؛ ساقی کُ ؛ کا ہُ وا تا

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(مرزا غالبؔ)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

تیرے نثار تو بھی اپنی زباں سے کہہ دے

تے رے نِ ؛ ثا رَ تو بی ؛ اَپ نی زَ ؛ با سِ کہہ دے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

اک خلق مجھ کو تیرا دیوانہ کہہ رہی ہے

اِک خَل قَ؛مُج کُ تے را؛ دِی وانَ؛ کہہ رَہی ہے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(اثرؔ لکھنوی)

چاہے کہ بات جی کی منھ پر نہ میرے آئے

چاہے کِ ؛ باتَ جی کی: مُھ پرنَ ؛ تے رِ اائے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

اپنے دہن کو لا کے رکھ دے مرے دہاں پر

اَپ نے دَ؛ہَن کُ لا کے؛ رَک دے مِ؛ رے دَ ہَن پر

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(میر دردؔ)

چمپا گلاب جوہی بیلا چنبیلی سوسن

چَم پا گُ ؛لابَ جوہی؛ بے لاچَ؛ بے لِ سوسَن

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

یہ زلف ہے تمھاری یا صحن گلستاں ہے

یہ زُلفَ؛ ہے تُ ماری؛ یا صَح نِ؛ گُل سِ تا ہے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن

(گستاخؔ گیاوی)

قیمت میں اُن کی گو ہم دو جگ کو دے چکے ہیں
قی مَت مِ؛ اُن کِ گو ہم؛ دو جَگ کُ؛ دے چُ کے ہے
مَفعولُ فاعلاتُن مَفعولُ فاعلاتُن
اُس یار کی نگاہیں سِتّی پر بھی سستیاں ہیں
اُس یارَ؛ کی نِ گاہے؛ سِتّی پر بِ؛ سَس تِ یا ہے
مَفعولُ فاعلاتُن مَفعول ُفاعلاتُن
(مرزا محمد رفیع سوداؔ)

مجھ کو دیارِ غیر میں مارا وَطن سے دُور
مُج کو دَ؛ یا رِغیر؛ مِ مارا وَ؛ طَن سِ دُور
مَفعولُ فاعلات مُفاعیل فاعلان
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم
رَک لی مِ؛ رِے خُ دانِ؛ مِر ی بے کَ؛ سی کِ شر(م)
مَفعول ُفاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن
(مرزا غالبؔ)

پیہم سجود پائے صنم پر دمِ وِداع
پے ہم سُ؛ جو دَ پا ءِ؛ صَ نَم پر دَ؛ مے وِداع
مَفعول ُفاعلاتُ مُفاعیل فاعلان
مومنؔ خدا کو بھول گئے اضطراب میں

موِمن خُ؛ داکُ ؛ُول؛ گَ ئےاِض طِ؛ رَا بَ مے

مَفعُول ُفاعلات مُفاعیلُ فاعِلُن

(مومن خاں مومنؔ)

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ

خن جَر چَ؛ لے کِ سی پِ؛ تَ ڑَپ تے ہِ؛ ہَم اِمیر

مَفعُول ُفاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان

سارے جہاں کا دَرد ہمارے جگر میں ہے

سارے جَ؛ ہاکِ دَرد؛ ہَمارے جِ؛ گَر مِ ہے

مَفعُولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعِلُن

(امیرؔ مینائی)

وصل و فراق دونوں ہیں اک جیسے ناگزیر

وَص لوفِ؛ رَاقَ دونُ؛ ہِ اِک جے سِ؛ ناگُ زیر

مَفعُولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان

کچھ لطف اُس کے قرب میں کچھ فاصلے میں ہے

کُچ ُلطفَ؛ اُس کِ قُربَ ؛ مِ کُچ فاصِ؛ لے مِ ہے

مَفعُولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(امجد اسلام امجدؔ)

دیوانہ وار دوڑ کے کوئی لپٹ نہ جائے
دِیوانَ؛ وَا رَ دَوڑ؛ کِ کوئی لِ؛ پَٹ نَ جائے
مَفعول ُفاعلات مُفاعیلُ فاعلان
آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے دیکھا نہ کیجئے
اا کوم؛ اا کِ ڈال ؛ کِ دیکھا نَ ؛ کی جِ ئے
مَفعول ُفاعلات مُفاعیلُ فاعلان
(مرزا یاسؔ عظیم آبادی)

لگتا نہیں ہے جی مرا اُجڑے دیار میں
لگ تانَ ؛ ہی ہِ جی مِ ؛ رَ اُج ڑے دَ؛ یا رَ مے
مَفعول ُفاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن
کس کی بنی ہے عالم ناپائدار میں
کِس کی بَ ؛ نی ہِ عالَ؛ مِ ناپاءِ ؛ دارَ مے
مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن
(بہادر شاہ ظفرؔ)

زندہ ہوں اِس طرح کہ غم زندگی نہیں
زِن دَہ ہُ؛ اِس طِرح کِ؛ غَ مے زِن دَ؛ گی نَ ہی
مَفعول ُفاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن
جلتا ہوا دِیا ہوں مگر روشنی نہیں

جَل تا ہُ ؛ وادِیا ہُ ؛ مَ گَر رَوش ؛ نی نَ ہی
مَفعولُ فا ءِلات مُفاعیلُ فا ءِ لُن

(بہزادؔ لکھنوی)

اُٹھو وَ گرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی
اُٹ ٹو وَ ؛ گر نَ حَش رَ؛ نَ ہی ہو گَ؛ پِ ر کَ بی
مَفعولُ فا ءِلاتُ مُفاعیلُ فا ءِ لُن
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا
دَوڑوزَ؛ مانَ چال ؛ قِ یامَت کِ؛ چَل گَ یا
مَفعول ُفا ءِلات مُفاعیلُ فا ءِ لُن

(شاہ دین ہمایوںؔ)

مدت ہوئی ہے یار کو مہماں کئے ہوئے
مُد دَت ہُ؛ ئی ہِ یار ؛ کُ مِہ ما کِ؛ ئے ہُ ئے
مَفعولُ فاعلات مُفاعیل فاع لُن
جوش قدح سے بزم چراغاں کئے ہوئے
جوشے قَ ؛ دَح سِ بَزم ؛ چِ را غا کِ؛ ئے ہُ ئے
مَفعولُ فا ءِلات مُفاعیل فاع لُن

(مرزا غالبؔ)

ہم آپ کو ہی اپنا مقصود جانتے ہیں

ہم اا پَ؛ کو ہِ اَپ نا؛ مَق صودَ؛ جان تے ہے

مَف ع ولُ فاع لاتُن مَف ع ولُ فاع لاتُن

اپنے سوائے کس کو موجود جانتے ہیں

اَپ نے سِ؛ وائے کس کو؛ مَ وجُ ودَ؛ جان تے ہے

مَف ع ولُ فاع لاتُن مَف ع ول ُ فاع لاتُن

ہو مُتّواج جب کہ دل میں غم کا شطِ سیاہ

ہُ مَ و وَاج؛ جَب کِ دِل؛ مِ غم کاشَ؛ طے سِ یاہ

مُفاعیل فاعِلُن مُفاعیلُ فاعلان

ہو پھر کیوں نہ اس میں دل کی شناوربط سیاہ

ہُ پِر کونَ؛ اُس مِ دِل کِ؛ شَ ناوَربَ؛ طِے سِ یاہ

مُفاعیلُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان

(لاا علم)

آتی ہے شام کوئی پری جیسے انجمن میں

اا تی ہِ ؛شامَ کوء؛ پَ ری جے سِ؛ اَن جُ مَن مے

مَف ع ول ُفا ع لات مُفاعیلُ فا ع لاتُن

زلفیں سیاہ لٹ پٹ پوشاک ارغوانی

زُل فے سِ؛ یا ہ ُلٹ پُ؛ ٹُ پوشا کَ؛ اَر غَ وَانی

مَف ع ول ُفا ع لاتُ مُفاعیلُ فا ع لاتُن

(عبدالعزیز خالدؔ)

رہتا ہوں اک اندھیرے کوچے میں چھپ کے میں

رَہ تا ہُو؛ اِک اَدے رے؛ کوچے مِ؛ چُپ کِ مے

مَفعول فاعلاتُن مَفعولُ فاعِلُن

میرے مکان کا تمھیں کیسے پتا چلا

مے رے مَ؛ کا نَ کا تُ؛ مِ کے سے پَ؛ تا چَ لا

مَفعول فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(فخر زماں)

اتنا ستم نہ کیجے مری جان جان جان

اِت نا سِ؛ تَم نَ کے جِ؛ مِ ری جان؛ جا نَ جان

مَفعولُ فاعلاتُ مَفاعیل فاعلان

یکساں نہیں رہے گا ترا مان مان مان

یَک سا نَ؛ ہی رِہے گَ؛ تِ را مان، ما نَ مان

مَفعول فاعلاتُ مُفاعیل فاعلان

(مرزا محمد رفیع سوداؔ)

انگڑائی بھی وہ لینے نہ پائے اُٹھا کے ہاتھ

اَگ ڑاءِ؛ بی نَ لے نِ؛ نَ پائے اُ؛ ٹا کِ ہات

مَفعول فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان

دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دئے مسکرا کے ہاتھ
دے کاجُ؛ مُجُ کُ چوڑ؛ دِئے مُس کُ؛ را کِ ہات
مَفعولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعلان
(نظاؔم رامپوری)

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
اے شَمع؛ تے رِ عُمر رِ؛ طَبی عی ہِ؛ ایک رات
مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعلان
ہنس کر گزار یا اُسے رو کر گزار دے
ہَس کر گُ؛ زار یا اُ؛ سِ رو کر گُ؛ زار دے
مَفعولُ فاع لاتُ مُفاعیلُ فاعلن
(مرزا غالبؔ)

اُردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغؔ
اُرڈُو ہَ؛ جِس کَ نام ؛ ہَمی جان تِ؛ ہے داغ
مَفعولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعلان
سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے
سارے جَ؛ ہام اِ دوم؛ ہَماری زَ؛ با کِ ہے
مَفعولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعِلن
(داغؔ دہلوی)

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے

لائی حَ؛ یاتَ اا ءِ؛ قَ ضا لےچَ؛ لی چَ لے

مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعِیلُ فاعِلُن

اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

اَپ نی خُ؛ شی نَ اا ءِ؛ نَ اَپ نی خُ؛ شی چَ لے

مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(شیخ ابراہیم ذوقؔ)

واعظ نہ تم پیو نہ کسی کو پلا سکو

واعظ نَ؛ تُم پِ یو نَ؛ کِ سی کو پِ؛ لا سَ کو

مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیل فاعِلُن

کیا بات ہے تمھاری شراب طہور کی

کا باتَ؛ ہے تُ مارِ؛ شَ را بے طُ؛ ہو رَ کی

مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(مرزا غالبؔ)

بلبل کے کاروبار پہ ہیں خندہ ہائے گل

بُل بُل کِ؛ کارُبار ؛ پِ ہے خَن دَ؛ ہاءِ گل

مَفعولُ فاعلات مُفاعیلُ فاعِلُن

کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا

کہہ تے ہِ؛ جِس کُ عشق؛ خَ لَل ہے دِ؛ ماغَ کا

مَفعولُ فاعِلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(مرزا غالبؔ)

یارو مجھے معاف کرو میں نشے میں ہوں

یاروم؛ جے مُعاف؛ کَروم نَ؛ شےمِ ہو

مَفعولُ فاعِلات مُفاعیلُ فاعِلُن

اب جام دو تو خالی ہی دو میں نشے میں ہوں

اَب جامَ؛ دوتُ خالِ؛ ہِدُومے نَ؛ شےمِ ہو

مَفعولُ فاعِلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(میر تقی میرؔ)

دکھلائی کیوں نہ شعلۂ رخسار کی جھلک

دِکلاءِ؛ کونَ شُعلَ؛ ءِرُخسار؛ کی جَلک

مَفعولُ فاعِلاتُ مُفاعیل فاعِلُن

گر تم کو میرے جی کا جلانا ضرور تھا

گَرتُم کُ؛ مےرِجی کَ؛ جَلانا ضَ؛ رُورَتا

مَفعولُ فاعِلاتُ مُفاعیل فاعِلُن

(تلوک چند محرومؔ)

چھوٹے بڑے پہ کچھ نہیں ہے موقوف

چوٹے بَ؛ ڑے پِ گُچ نَ؛ ہِ ہے موقوف

مَفعول ُ فاعلاتُ مُفاعیلان

میکشِ ہوں مجھے جام دے یاخم دے

مے شَکِ ہُ؛ مُ جے جام ؛ دِیاخم دے

مَفعولُ مُفاعیل مُفاعیلُن

(لاا علم)

آدم کا جسم جب کہ عناصر سے مل بنا

اادَم کَ؛ جِسم جَب کِ؛ عَ ناصِر سِ؛مِل بَ نا

مَفعولُ فاعلاتُ مُفاعیل فاعِلُن

کچھ آگ رہ گئی تھی سو عاشق کا دل بنا

کُچ اا گ؛ رِہ گَ ئی تِ؛ سُ عاشق کَ؛ دِل بَ نا

مَفعول فاعلاتُ مُفاعیلُ فاعِلُن

(مرزامحمدرفیع سوداؔ)

یہ زخم دل ہمارے مرہم تلک نہ پہنچے

یہ زَخ مِ؛ دِل ہِمارے؛ مَر ہَم تَ؛ لَک نَ پُہ چے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعول فاعلاتُن

ہم ان تلک نہ پہنچے، وہ ہم تلک نہ پہنچے

ہَم اُن تَ؛ لَک نُ پہ چے؛ وہ ہَم تَ؛ لک نَ پُہ چے

مَفعولُ فاعلاتُن مَفعول فاعلاتُن

(سید انشآ)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اے عشق تجھ کو میرے ستانے سے فائدہ کیا

اے عِش قَ؛ تُج کُ مے رِ؛ سَتا نے سِ؛ فاءِ دَہ کا

مَف ع ول ُ فا ع لاتُ مُفا عیلُ فا ع لاتُن

جب دل ہی جل چکا ہو جلانے سے فائدہ کیا

جَب دِل ہِ؛ جَل چُ کا ہو؛ جَ لانِ سِ؛ فاءِدہ کا

مَف ع ولُ فا ع لاتُن مُفا عیلُ فا ع لاتُن

(لا اعلم)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رہتے ہیں آئینہ سے ہمیشہ دو چار آپ

رِ ہ تے ہِ؛ ااءِ نہ سِ؛ ہَ مے شہ دُ؛ چار ااپ

مَف ع ولُ فا ع لاتُ مُفا عیلُ فاع لان

تنہا ہی لوٹتے ہیں یہ ساری بہار آپ

تَن ہاہِ؛ لوٹِ تے ہِ؛ یہ ساری بَ؛ ہار ااپ

مَف ع ولُ فا ع لاتُ مُفا عیلُ فاع لان

(مکرم الدولہ غالبؔ)

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-